Fikr-o-Nasar (Islamabad) 20:5 (1982)

نام کتاب : سزائے رجم

مؤلف : ساجد الرحمٰن صدیقی

ناشر : ادارۂ معارفِ اسلامی لاہور

صفحات : ۱۹۶، قیمت درج نہیں

اہل علم و فضل کی ہمیشہ یہ عادت رہی ہے کہ جب بھی دین کے کسی مسئلہ میں کسی کو اشکال پیش آیا، یا کسی معاند و مخالف نے اعتراض کیا تو فوراً اس کی جواب دہی کی طرف متوجہ ہو گئے اور انہوں نے علمی سطح پر لوگوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کی۔

سزائے رجم پر اعتراض کے نتیجہ میں بھی یہی صورت حال پیش آئی۔ متعدد اہل علم نے مختصر اور طویل تحریریں قلم بند کیں اور واضح دلائل سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ شریعت کی رو سے بدکاری کرنے والے شادی شدہ مرد اور عورت کے لئے سزائے رجم مقرر ہے۔

اسی سلسلہ کی ایک کڑی زیر نظر کتاب ہے، جو مشہور عربی اسکالر جناب ساجد الرحمٰن صدیقی کے زورِ قلم اور فراوانی علم کا نتیجہ ہے۔

کتاب کو تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے پہلے باب میں یہ بتایا گیا ہے کہ: حد کے لغوی معنی کیا ہیں، شریعت میں اس کی کیا تعریف ہے۔ جرم زنا کے بارے میں اسلام کا کیا تصور ہے۔ قرآن نے جو لفظ "احصان" اور "محصنہ" استعمال کیا ہے اس کا کیا مفہوم ہے؟

دوسرے باب میں رجم کے لغوی معنیٰ، قرآن نے رجم کو کن معنی میں استعمال کیا ہے سزائے رجم کا ثبوت قرآن سے کیسے ہوتا ہے۔ سنت نبویؐ سے سزائے رجم کا ثبوت، عہد نبوی اور عہد خلافتِ راشدہ میں رجم کی جو سزائیں دی گئیں، ان کی تفصیلات، سزائے رجم پر صحابہ اور بعد کے علماء و فقہاء کا اجماع، یہ سب مباحث دوسرے باب میں ہیں۔

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

تیسرے باب میں ان اعتراضات و اشکالات کا جائزہ لیا گیا ہے جو سزائے رجم پر کئے گئے ہیں، اور تمام اعتراضات کے مدلل جوابات دیئے گئے ہیں۔

سزائے رجم کے استدلال میں دیگر دلائل کے علاوہ یہ دلیل بہت وزنی ہے کہ فاضل مؤلف نے یہ ثابت کیا ہے کہ: نبی علیہ السلام نے رجم کی جو سزائیں دی ہیں وہ سورۂ نور کی اس آیت کے بعد کے واقعات ہیں۔ جس میں زانی اور زانیہ کو کوڑے مارنے کا حکم ہے اور رجم کی وضاحت نہیں، اور جس سے بعض لوگوں کو یہ شبہ پیدا ہوا کہ اسلام میں رجم کی سزا نہیں صرف جَلد (کوڑے مارنے) کی سزا ہے۔

دوسرے یہ دلیل بھی بہت مضبوط ہے کہ: یہ مسلمہ اصول ہے کہ سنتِ رسولؐ سے قرآن حکیم کے کسی مجمل حکم کی وضاحت اور اس پر اضافہ جائز ہے۔ اس کے بے شمار شواہد موجود ہیں۔ اور خود اس آیت سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے (جس سے بعض لوگ شک و شبہ میں پڑے ہوئے ہیں) کہ سنت سے تخصیص و تفصیل کے بغیر آیت قرآنی پر عمل ممکن نہیں، مثلاً طے شدہ ضابطہ ہے کہ نابالغ کو سزا نہیں دی جاتی، فاتر العقل اور نائم (سونے والا) پر بھی سزا جاری نہیں ہوتی یہاں تک کہ ہوش و حواس بحال ہو جائیں اور سونے والا نیند سے جاگ جائے۔ یہ تمام تخصیصات ظاہر ہے کہ قرآن حکیم میں موجود نہیں ان کی نشان دہی صرف سنتِ نبویؐ کرتی ہے۔

اتنا عرض کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اس مسلمہ اصول کی کہ: "سنتِ رسولؐ سے قرآن حکیم کے کسی مجمل حکم کی تخصیص اور اس پر اضافہ جائز ہے"۔ فاضل مؤلف کو اچھی خاصی وضاحت کرنی چاہیئے تھی۔ اس دلیل کو بحث کے مرکزی نقطہ کی حیثیت حاصل ہے۔ اصولیین نے اس سلسلے میں جو ضابطہ مقرر کیا ہے اس کا حوالہ دینا بھی ضروری تھا۔ مختلف

مثالوں سے بات کو واضح کیا جا سکتا تھا، اس موقعہ پر پوری بحث میں غور و فکر کرنے والے کو تشنگی محسوس ہوتی ہے۔ خبر واحد کی حجیت پر ۲۳ دلائل کی ضرورت نہیں تھی دس دلیلیں بھی کافی تھیں۔

بہرکیف اپنے موضوع پر ایک عمدہ کتاب ہے، اور ان لوگوں کے لئے اس میں شافی جوابات اور ذخیرۂ دلائل ہے جو سزائے رجم کے بارے میں کسی بھی سبب شک و شبہ میں مبتلا ہیں، کاغذ اور طباعت معیاری ہے، ٹائپ میں چھاپی گئی ہے۔

(محمد میاں صدیقی)